REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹۴ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — یوم شنبہ — ربوہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

۲۶ ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۰/۱۵ — ۷ تبوک ۱۳۴۰ ہش — ۷ اکتوبر ۱۹۶۱ء — نمبر ۲۳۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز / اطال اللہ بقاءہٗ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۶ ستمبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کو ضعف میں کمی رہی۔ اور طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ لیکن رات بھر ضعف اور بے چینی رہی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے آمین

انڈین وائی۔ ایم۔ سی۔ اے باسکٹ بال ٹیم کی ربوہ میں آمد

ربوہ کے منتخب کھلاڑیوں کے ساتھ شاندار نمائشی میچ — مہمان ٹیم کا پلڑا بھاری رہا

میچ کے افتتاح اور تقسیم انعامات کی رسم ملک سعید احمد خان صاحب ڈی آئی جی پولیس سرگودھا نے ادا کی

ربوہ ۶ اکتوبر۔ انڈین وائی ایم سی اے باسکٹ بال ٹیم جو آجکل پاکستان کے دورہ پر آئی ہوئی ہے۔ کراچی اور لاہور میں متعدد نمائشی میچ کھیلنے کے بعد پروگرام کے مطابق کل مورخہ ۵ اکتوبر کو ربوہ کے منتخب کھلاڑیوں کے ساتھ ایک نمائشی میچ کھیلنے کی غرض سے لاہور سے ربوہ آئی۔ یہ شاندار میچ کل ساڑھے چار بجے سہ پہر کے بعد تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کورٹ میں کھیلا گیا۔ ربوہ کے ہزارہا شہریوں کے علاوہ باسکٹ بال کے شائقین نے خاصی تعداد میں لاہور۔ لائل پور اور سرگودھا سے ربوہ آکر یہ میچ دیکھا۔

میچ کا افتتاح

میچ کی افتتاحی رسم ملک سعید احمد خان صاحب ڈی۔ آئی۔ جی پولیس سرگودھا نے ادا فرمائی۔ اور آپ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج اور ریذیڈنٹ مجسٹریٹ چنیوٹ چوہدری عزیز الدین صاحب نیز سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن اور پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن کے متعدد عہدہ داروں کے ہمراہ تمام وقت موجود رہ کر اس جاندار مقابلے سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ آخر میں آپ ہی نے انعامات بھی تقسیم فرمائے۔ کھیل شروع کرنے سے قبل اور اس کے اختتام پر قومی ترانہ گایا گیا۔

کھیل کی رفتار

انڈین وائی ایم سی۔ اے ٹیم بہت نامور اور پختہ مشق کھلاڑیوں پر مشتمل تھی۔ اور اس میں انڈیا کے بعض منتخب کھلاڑی بھی شامل تھے۔ اس کے بالمقابل ربوہ کی ٹیم اکثر و بیشتر تعلیم الاسلام کالج کے نو آموز طلباء پر مشتمل ہونے کے باعث ان کے مقابلہ اور ٹکر کی نہ تھی۔ پھر بھی مقابلہ دونوں ٹیموں کے لئے جان توڑ ثابت ہوا۔ میدان جیسا کہ کھیل کے آغاز میں ہی اندازہ ہو گیا تھا مہمان ٹیم کے ہاتھ رہا اور اس نے ۳۴ کے مقابلہ میں ۴۷ پوائنٹ سے میچ جیت لیا۔ در اصل ابتدائی دس منٹ تک ربوہ کی ٹیم جم کر نہ کھیل سکی۔ جس کا خمیازہ بعد کے شاندار مقابلے کے باوجود اسے بھگتنا پڑا۔ ہر چند کہ ہاف ٹائم تک ربوہ کی ٹیم اور مہمان ٹیم کا سکور علی الترتیب ۱۴ اور ۲۸ تھا۔ لیکن اس کے بعد یہ فرق برابر کم ہوتا چلا گیا اور بالخصوص آخری نصف حصہ کھیل میں تو مہمان ٹیم کو اپنے تیز رفتار گیم اور درست نشانوں کے باوجود ایک ایک پوائنٹ کے لئے سر توڑ کوشش کرنا پڑی۔ اور آخری نصف حصہ میں وہ ۲۹ کے مقابلہ میں ۳۶ سے زیادہ سکور نہ کر سکی۔ مہمان ٹیم کی طرف سے ولیم لکس، سید محمود۔ اور رام ناتھ مدگل نے بہت شاندار اور معیاری کھیل کا مظاہرہ کیا۔ اسی طرح ربوہ کی طرف سے خالد۔ لطیف، اور سعید کا کھیل بھی ایک خاص شان کا حامل تھا۔ دونوں ٹیموں کا انفرادی سکور حسب ذیل رہا۔

انفرادی سکور

وائی ایم سی اے (انڈیا): ولیم لکس ۲۱۔ سید محمود ۲۰۔ رام ناتھ مدگل ۱۰۔ لکشمن ۹۔ ڈی سوزا ۴۔ آنجہایا ۲۔ سری نواکن ۲۔ شمس الدین ۲۔

ربوہ کے منتخب کھلاڑی: خالد ۱۲۔ لطیف ۱۲۔ سعید ۸۔ طارق باجوہ ۵۔ ظہور ۲۔

اس میچ میں ریفریز کے فرائض پاکستان ائر فورس کے فلائٹ لیفٹیننٹ افضل اور پی اے ایف پبلک سکول سرگودھا کے سپورٹس آفیسر م مسٹر خورشید موتی لال نے ادا کئے۔

استقبالیہ تقاریب

اس موقعہ پر ٹاؤن کمیٹی، تعلیم الاسلام ہائی سکول، باسکٹ بال کلب، تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کلب کی طرف سے مہمان ٹیم کے اعزاز میں متعدد استقبالیہ تقاریب کا بھی اہتمام کیا گیا۔ جن میں دونوں ٹیموں کے ممبران کے علاوہ بعض دیگر احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ (ان تقاریب کی تفصیل کل کے الفضل میں ملاحظہ فرمائیں)

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صحت

لاہور ۶ اکتوبر (بذریعہ فون) مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ زخم کے ٹانکے سارے کھول دیئے گئے ہیں۔ تاہم زخم ابھی درست ہے۔ ویسے عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری اطلاع

تمام مجالس خدام الاحمدیہ مطلع رہیں کہ دفتر مرکزیہ کی طرف سے ایجنڈا شوریٰ۔ میزانیہ اور خارم داخلہ اجتماع بھجوا دیئے گئے ہیں۔ اگر کسی مجلس کو میزانیہ۔ ایجنڈا وغیرہ ۸ اکتوبر ۱۹۶۱ء تک نہ ملے وہ دفتر مرکزیہ کو فوری طور پر اطلاع دیں۔ نیز تمام نمائندگان اپنی اپنی کاپی ایجنڈا اور میزانیہ ہمراہ لائیں۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سوئٹزرلینڈ سے جرمنی روانہ ہو گئے

زیورک (بذریعہ تار) مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب علاج معالجہ کے بعد مورخہ ۳ اکتوبر کو سوئٹزرلینڈ سے جرمنی روانہ ہو گئے ہیں۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ اور آپ صحت و عافیت کے ساتھ بخیریت واپس تشریف لائیں۔ آمین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۶۱ء

اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ ق وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

اللہ تعالے نے جہاں یہ کائنات برپا کر کے اس کو بعض قوانین کے مطابق چلا رہا ہے۔ وہاں اس نے انسان کو عقل بھی عطا کی ہے۔ تاکہ وہ اس کائنات میں بہتر زندگی گزار سکے اتنا ہی نہیں بلکہ چونکہ انسان کی عقل بھی محدود ہے اور یہ کائنات جس میں اس نے زندگی گزارنا ہے غیر محدود ہے اور عقل زندگی کے تمام تقاضوں میں مدد نہیں دے سکتی۔ اس لئے اس نے انسان کی راہنمائی کے لئے وقتاً فوقتاً اپنی طرف سے انسانوں کے ذریعہ ہی ہدایت بھیجنے کا بندوبست بھی کیا ہوا ہے۔ اور شروع سے ہی سلسلہ رسالت جاری کر رکھا ہے۔

انسان کو راہنمائی کی کیوں ضرورت ہے خود انسان کی فطرت ہی اس کی تصدیق کرتی ہے۔ زندگی میں روزانہ ایسے معاملات پیش آتے رہتے ہیں۔ کہ جن کو سلجھانا عقل کی طاقت سے باہر ہوتا ہے۔ انسان محض اپنی عقل سے ایسے معاملات میں صحیح لائحہ عمل معلوم نہیں کر سکتا۔ چنانچہ جو لوگ صرف عقلیت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور کسی بیرونی راہنمائی کے قائل نہیں۔ وہ باوجود دنیاوی کاموں میں ترقی کے اپنی زندگی میں خامی محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ دانشمندان مغرب بھی اب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ گو سائنس نے ہمارے ہاتھ میں بے پناہ طاقت دے دی ہے۔ لیکن یہ ترقی صحیح زندگی گزارنے میں ہماری مدد نہیں کر سکی۔ اور باوجود ہر طرح کے مادی سامان بکثرت مہیا ہونے کے ہم اپنی زندگیوں میں خلا محسوس کرتے ہیں۔ عقل اور سائنس ہم کو زندگی کی غلط راہوں سے محفوظ نہیں کر سکی کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے معاشرے میں بے شمار بدعنوانیاں داخل ہو گئی ہیں۔ جرائم ہزاروں گنا بڑھ گئے ہیں اور بہت سے نئے مسائل ایسے پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کو ہم عقل سے حل نہیں کر سکتے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ محض عقل زندگی میں ہماری پوری راہنمائی نہیں کر سکتی اور ہم صرف عقل کے سہارے بہترین انفرادی اور اجتماعی زندگی نہیں گزار سکتے۔ کئی ایسے عوامل ہیں جو ہماری عقل کے احاطہ سے باہر رہ کر جو ہماری زندگی پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔

اور حق کو سمجھنے اور حق کے عمل سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہماری عقل قاصر ہے۔

دور جانے کی ضرورت نہیں۔ آج دنیا میں نمایاں طور پر انسانوں کے دو بلاک بن گئے ہوئے ہیں۔ ایک کو امریکی بلاک کہا جاتا ہے۔ اور ایک کو روسی بلاک۔ دونوں بلاکوں میں سے اپنی اپنی جگہ ہر ایک یہ چاہتا ہے۔ کہ وہ دوسرے کو تباہ کر دے۔ اور خود ساری دنیا پر چھا جائے۔ دونوں طرح طرح کے سامان تباہی ایجاد کرنے میں مصروف ہیں۔

دنیا کے دانشمند اس خیال سے کہ ان دونوں بلاکوں کی باہمی رقابت دنیا کے لئے خطرناک ہے۔ اس تشویش میں ہیں کہ اگر خدانخواستہ ان میں جنگ چھڑ گئی۔ تو ساری دنیا تباہ ہو جائیگی اس لئے وہ سوچتے ہیں کہ ان دونوں بلاکوں کی رقابت کو کس طرح قابو میں لایا جا سکتا ہے تاکہ باہمی جنگ کا امکان ختم ہو جائے۔ اور دنیا اس خطرے سے بچ جائے۔ اور لوگوں کے دلوں میں اطمینان پیدا ہو جائے اور وہ بے خوف ہو کر زندگی بسر کریں۔ لیکن جتنی کوشش کی جاتی ہے۔ کہ اس خطرے کا سدِ باب کیا جائے۔ اتنا ہی خطرہ زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ باہم بات چیت کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکی۔ اگرچہ ایک مدت سے کوشش ہو رہی ہے کہ اسلحہ سازی پر پابندی عائد کی جائے۔ مگر اس بارے میں بھی ہنوز "روز اوّل" کا سا معاملہ بھی درپیش نہیں آیا۔ بلکہ ان تمام کوششوں کا ہر بار یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ فریقین اسلحہ سازی میں اور بھی زیادہ منہمک ہو جاتے ہیں۔

بے شک عقل ان لوگوں کو یہ تو بتاتی ہے کہ جس راہ پر وہ چل رہے ہیں۔ وہ دنیا کے لئے سخت خطرناک ہے اور اس کی آخری منزل یقینی تباہی ہے۔ مگر باوجود اس کے یہ لوگ بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ کوئی فریق رکنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ اس کو ڈر ہے کہ اس کا حریف اگر اس کو کمزور دیکھے گا۔ تو فوراً ہلّہ بول دے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ اپنے آپ کو ہر وقت لیس رکھا جائے۔

ایک مغربی دانشمند نے اس بارہ میں کہا ہے کہ بالفرض اقوام میں ایسا کوئی سمجھوتہ ہو بھی جائے۔ اور اس پر عمل بھی ہو جائے مثلاً تمام مہلک آلات تباہ بھی کر دیئے جائیں اور تمام دنیا کے انسان نہتے بھی ہو جائیں پھر بھی جنگ کا امکان ختم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب یہ چیزیں نہ تھیں۔ اس وقت بھی انسان لڑتے تھے۔ پہلے مکوں سے لڑتے تھے۔ پھر پتھروں سے لڑنے لگے۔ پھر لوہے کے ہتھیاروں سے لڑنے لگے۔ اور بڑھتے بڑھتے اب آتشیں اسلحہ پر نوبت پہنچ گئی ہے۔ پہلی عالمگیر جنگ توپوں سے شروع ہوئی تھی مگر ٹینکوں پر ختم ہوئی۔ دوسری جنگ ٹینکوں سے شروع ہو کر ایٹم بم پر ختم ہوئی ہے۔ اور اب خدانخواستہ اگر جنگ ہوئی تو آغاز ہائیڈروجن بموں اور خدا جانے کس کس قسم کے مہلک اسلحہ سے ہوگا۔ اور انجام تو معلوم ہی ہے۔ یعنی انسانیت کی مکمل تباہی۔ کرۂ ارض سے ہر قسم کی زندگی کا خاتمہ۔ اور بہت ممکن ہے کرۂ ارض کا ہی مکمل صفایا۔

یہ ہے عقل کا کارنامہ۔ عقل نے انسان کو تباہی کے گڑھے پر کھڑا تو کر دیا ہے۔ مگر وہ یہ نہیں بتا سکتی کہ اس سے کیونکر بچا جا سکتا ہے۔ البتہ عقل کہتی ہے کہ یہ تمام ہتھیار تباہ کر دیئے جائیں تو امن ہو جائے گا مگر یہ بھی اس کی خام خیالی ہے۔ انسان لڑے گا ایٹم بموں سے نہیں تو ٹینکوں سے لڑے گا۔ ٹینکوں سے نہیں تو گولی بندوق سے گولی بندوق سے نہیں تو تیروں اور تلواروں سے لڑے گا۔ اگر یہ بھی اس سے چھین لئے جائیں تو لاٹھیوں سے لڑیگا ورنہ مکّے تو کہیں گئے نہیں۔

یہ عقلمند حیران ہیں کہ کیا کیا جائے جس سے دنیا کو جنگوں کا خطرہ نہ رہے۔ اور لوگ امن و امان سے زندگی بسر کریں۔ سائنس کی ترقیوں سے صحیح فائدہ اٹھائیں۔ اگر کوئی طاقت ایسی ہو جو انسان کو ہر خطرناک اسلحہ سے محروم کر دے۔ اور پھر اس کو عقل کے سہارے پر چھوڑ دے۔ تو انسان جلد ہی پھر اس حالت پر آ جائے گا۔ جس پر آج ہے۔

آخر یہ کیا بات ہے عقلیں حیران ہیں کہ کیا کیا جائے۔ اب یہ دانشمند محسوس کرنے لگے ہیں کہ کوئی ایسی خامی ہے جس کو وہ پا نہیں سکتے بہت سوچتے ہیں تو کہتے ہیں کہ سائنس کی ترقی میں ہم نے اخلاقی اقدار کو کھو دیا ہے۔ اور اب جب تک اخلاقی اقدار از سر نو انسان کے دل میں پوری طاقت کے ساتھ پیدا نہ ہوں صرف عقل ہمیں کسی سلامتی کے کنارے نہیں لگا سکتی۔ بے شک یہ سوچنے کا طریق صحیح ہے۔ مگر یہ لوگ بھی یہیں آ کر رک جاتے ہیں۔ کیونکہ عقلیت اور سائنس کے طوفان میں ان کے ہاتھ میں وہ رشتے نہیں آتے۔ جن سے وہ اخلاقی اقدار کو از سر نو انسان کے دلوں میں پیدا کر سکتے ہیں۔ پھر عقل کے سہارے قانون پر قانون وضع کرتے ہیں۔ مگر جب ایک قانون ناکام ہو جاتا ہے تو دوسرا قانون بناتے ہیں۔ پھر تیسرا پھر چوتھا۔ اسی طرح قوانین کا انبار پر انبار لگاتے جاتے ہیں۔ مگر اس طرح بھی وہ اکسیر ان کے ہاتھ نہیں آتی۔ جس سے وہ اس بیماری کا علاج کر سکیں ؎

مریضِ عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

یہ شعر کتنا سیدھا سادہ ہے۔ مگر اس میں وہ نسخہ بتایا گیا ہے۔ جس سے ہم عقل کے پیدا کردہ دکھ کا علاج کر سکتے ہیں۔ اور وہ ہے

خدا کی رحمت

خدا کی رحمت ہی انسان کو اس قہر سے بچا سکتی ہے۔ جو اس نے اپنی عقل سے اپنے لئے تیار کر رکھی ہے۔ اور جس میں اس کی عقل اسے ہر وقت دفن کرنے کی دھمکی دے رہی ہے۔ جس نے اس کے دل کا اطمینان چھین لیا ہے ہاں انسان کو اب بھی جیسا کہ ہر وقت خدا کی رحمت ہی بچا سکتی ہے۔ خدا کی رحمت ہی اس کو ایٹم کی تباہی سے بچا سکتی ہے۔ اور خدا کی رحمت ہی اس کو مکوں سے بچا سکتی ہے۔ جب یہ مہلک اسلحہ موجود نہ ہوں گے یا موجود نہیں تھے۔

یہ خدا کی رحمت کیا چیز ہے۔ یہ وہ سلسلہ رسالت ہے جو اللہ تعالے نے شروع ہی سے انسان کی راہنمائی کے لئے جاری کر رکھا ہے یہ سلسلہ رسالت ہے۔ جو انسانی زندگی کے وہ مسائل حل کرتا ہے۔ جن کو وہ عقل سے حل نہیں کر سکتا۔ یہ سلسلہ رسالت ہی ہے جو اس کو بتاتا ہے کہ نفس امارہ کے ہتھکنڈوں سے وہ کس طرح بچ سکتا ہے۔ کیونکہ یہی سوئے ہوئے نفس لوامہ کو بیدار کرتا ہے۔ اور انسان کو اخلاق کی شاہراہ پر ڈالتا ہے۔ اور پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو نفس مطمئنہ کی جنت میں داخل کرتا ہے۔ کیونکہ جہاں عقل اللہ تعالے کی رحمانیت کی مظہر ہے۔ وہاں سلسلہ رسالت اس کی رحیمیت کا نشان ہے۔ اللہ تعالے نے جہاں انسان کی مادی زندگی کی تسکین کے لئے یہ کائنات برپا کی ہے۔ وہاں اس نے اس کی پوری زندگی کی تسکین کے لئے سلسلہ رسالت جاری کیا ہے۔ اللہ تعالے نے انسان کی حقیقی فلاح کا نسخہ قرآن کریم کے شروع ہی میں بتا دیا ہے جس کے اجزاء حسب ذیل ہیں:۔

(۱) غیب خدا پر ایمان
(۲) رسالت پر ایمان
(۳) آخرت پر یقین۔

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

اپنے مقصد کی برتری اور کامیابی پر پورا یقین پیدا کرو

جب کوئی شخص اس یقین سے لبریز ہو جائے تو اس کے اندر کام کی غیر معمولی طاقت اور قوت پیدا ہو جاتی ہے

فرمودہ ۵ر جون ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(قسط نمبر ۳)

اپنے مقصد کی کامیابی پر یقین ہی ایک ایسی چیز ہے جو کسی قوم کو بام رفعت پر پہنچا سکتی ہے اور یہی وہ پہلی چیز ہے جو ہماری جماعت کے لوگوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے انہیں جان لینا چاہیئے کہ جو مقصد عالی ان کے سامنے ہے اسے ہمارے سوا کسی اور نے نہیں کرنا اور یہ کام چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے اس لئے کس قدر بھی زیادہ قربانیاں ہمیں اس کے لئے کیوں نہ کرنی پڑیں ہم ان سے دریغ نہیں کریں گے۔ ہمارے سامنے تاریخ میں

ایسی ہزاروں مثالیں

موجود ہیں کہ لوگوں نے اپنے آقاؤں کے لئے اپنی جانیں تک قربان کر دیں ایک بادشاہ اور اس کا نوکر کہے جاتے ہیں کہ دشمن نے ان کو پکڑ لیا اور بادشاہ کو پھانسی کی سزا مل گئی مگر نوکر نے بادشاہ کو پھانسی سے بچانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا اور کہا بادشاہ یہ نہیں بلکہ میں ہوں اس لئے مجھے پھانسی پر چڑھایا جائے۔ اسی طرح ایک مشہور واقعہ ہے کہ خانخاناں جو بیرام کے بیٹے تھے اور فوج میں جرنیل تھے شاہجہان کے وقت جب بغاوت ہوئی اور بادشاہ کے داماد نے یہ شرارت اٹھائی تو اس میں خانخاناں کو بھی مورد الزام ٹھہرایا گیا ان کا نوکر جو نومسلم تھا ان کا بہت منہ چڑھا تھا۔ انہوں نے اسکو داروغہ بنا دیا تھا۔ اور لوگ اس نوکر کو خانخاناں کے نام سے پکارتے تھے خانخاناں بہت سخی واقع ہوئے تھے مگر خانخاناں ان سے بھی زیادہ سخی تھا اور ان کا بہت سا مال تقسیم کر دیا کرتا تھا اور لوگ اس پر ہمیشہ اعتراض کیا کرتے تھے کہ خانخاناں نے اس کو کیوں اتنا منہ چڑھایا ہوا ہے۔

خانخاناں کی سخاوت

کا ... حال تھا کہ ایک دفعہ وہ کھانا کھانے بیٹھے اور ان کا ایک نوکر چوری چھپے رہا تھا کہ وہ ... انہوں نے جب اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تو اس سے پوچھا تمہارے رونے کی کیا وجہ ہے کیا تمہیں میرے پاس رہنے میں کوئی تکلیف ہے نوکر نے کہا تکلیف تو کوئی نہیں صرف یہ بات ہے کہ میں ایک بہت بڑے رئیس کا بیٹا ہوں اور میرا باپ بھی آپ ہی کی طرح کا رئیس تھا اور بالکل اسی طرح اسکے سامنے کھانے چنے جاتے تھے اور مہمان پاس بیٹھ کر کھاتے تھے جب میں نے آپ کے دستر خوان پر یہ کھانے دیکھے اور اتنے لوگوں کو کھاتے دیکھا تو

مجھے اپنا باپ یاد آ گیا

اور میں بے اختیار رو پڑا عبدالرحیم خانخاناں نے کہا اچھا ایک بات تو بتاؤ کبوتر کے گوشت کا سب سے زیادہ اچھا اور لذیذ کونسا حصہ ہوتا ہے۔ جو لوگ کبوتر کا گوشت استعمال کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس کا سب سے لذیذ حصہ اسکی کھال ہوتی ہے نوکر نے کہا کبوتر کی کھال سب سے زیادہ لذیذ ہوتی ہے یہ سنکر خانخاناں سمجھ گئے کہ یہ واقعی کسی رئیس کا لڑکا ہے انہوں نے نوکروں کو حکم دیا کہ اس نوکر کو حمام میں لے جا کر اسے غسل دیا جائے اور اسے اعلیٰ قسم کا لباس پہنایا جائے اور دستر خوان پر بٹھا کر کھانا کھلایا جائے۔ چنانچہ اس پر عمل کیا گیا۔ جب دوسرے نوکروں نے یہ واقعہ سنا تو ان میں سے بھی ایک نوکر کا جی للچایا اور اس نے ارادہ کیا کہ میں بھی اسی قسم کا پارٹ ادا کروں گا۔ چنانچہ دوسرے دن جب وہ لڑکا کھانے کے وقت چوری چھپے رہا تھا تو اس نے بھی رونا شروع کر دیا

خانخاناں نے اس سے پوچھا

کہ تم کیوں روتے ہو اس نے کہا بات یہ ہے کہ میرا باپ بھی آپ ہی کی طرح کا ایک رئیس تھا اور اسی طرح اس کے سامنے کھانے رکھے جاتے تھے اور نوکر چاکر اور خدمتگار ہاتھ باندھے کھڑے رہتے تھے میں نے جب آپ کے سامنے دستر خوان دیکھا تو مجھے اپنا باپ یاد آ گیا خانخاناں نے بے ساختہ اس سے پوچھا بتاؤ بکرے کے گوشت کا سب سے لذیذ حصہ کونسا ہوتا ہے۔ نوکر نے بلا سوچے سمجھے کہہ دیا کہ کھال۔ خانخاناں نے نوکروں کو حکم دیا کہ نکال دو اس بدتمیز کو اس نے جھوٹ بولا ہے۔ خانخاناں کے متعلق ایک اور لطیفہ بھی مشہور ہے کہتے ہیں وہ بہت زیادہ خوبصورت تھے ایک امیر عورت ان پر فریفتہ ہو گئی اور اس نے ان سے کہا میں آپ سے شادی کرنا چاہتی ہوں تاکہ میرا بیٹا آپ ہی کی طرح کا خوبصورت ہو وہ ہر روز ان کو شادی کا پیغام بھیجتی تھی مگر وہ انکار کر دیتے تھے ایک دن تنگ آ کر انہوں نے اس عورت کو لکھا کہ بچہ ہونا تو خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور

فرض کرو

میرے ساتھ شادی کر کے بھی تمہارے ہاں کوئی لڑکا نہ پیدا ہو تو تمہاری ساری محنت ضائع جائے گی اس لئے بہتر ہے کہ تم مجھ کو اپنا بیٹا سمجھ لو۔ جس طرح میں [illegible] خدمت کیا کرتا ہوں اسی طرح تمہاری بھی خدمت کیا کروں گا۔ غرض میں بیان کر رہا تھا کہ خانخاناں بھی سخی تھے اور ان کا نوکر خانخاناں ان سے بھی زیادہ سخی تھا اور وہ ان کا بہت سا مال لٹا دیتا تھا لوگ یہ دیکھ کر ناراض ہوتے اور کہتے آپ نے اس نوکر کو اتنا کیوں سر چڑھا رکھا ہے خانخاناں ہمیشہ یہ جواب دیا کرتے کہ جب کبھی مجھ پر کوئی

مصیبت کا وقت آیا

اس وقت اس نوکر کی وفاداری دیکھ لینا چنانچہ جب بغاوت کے زمانہ میں ان پر بھی بغاوت کا الزام لگایا گیا اور ان کو پھانسی کا حکم ہوا اور سپاہی ان کو پکڑنے کے لئے آئے تو باقی تمام نوکر تو بھاگ گئے لیکن خانخاناں اکیلا ان کے مقابلہ میں سینہ تان کر کھڑا ہو گیا اور مقابلہ کرتے کرتے اس نے جان دے دی چنانچہ اب تک اس کا مقبرہ موجود ہے ایک طرف خانخاناں کا مقبرہ ہے اور دوسری طرف چھوٹا سا خانخاناں کا مزار ہے۔ اب دیکھو دنیا میں چھوٹے چھوٹے محسنوں کے لئے لوگ کتنی قربانیاں کرتے ہیں پھر جب وہ فانی دنیا کے فانی محسنوں کے لئے اپنی جانوں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جماعت کو اہم نصیحت

"میں اپنی جماعت کے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے میں سے کمزور اور کچے لوگوں پر رحم کریں۔ ان کی کمزوری کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ان پر سختی نہ کریں۔ اور کسی کے ساتھ بد اخلاقی سے پیش نہ آئیں۔ بلکہ ان کو سمجھائیں دیکھو صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان بھی بعض منافق مل جاتے تھے۔ پر حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے۔ چنانچہ عبداللہ ابن ابی جس نے کہا تھا کہ غالب لوگ ذلیل لوگوں کو یہاں سے نکال دیں گے۔ چنانچہ سورۃ منافقون میں درج ہے اور اس سے مراد اس کی یہ تھی کہ کفار مسلمانوں کو نکال دیں گے۔ اس کے مرنے پر حضرت رسول کریمؐ نے اپنا کرتہ اس کے لئے دیا۔ میں نے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ میں دعا کے ساتھ اپنی جماعت کی مدد کروں۔ دعا کے بغیر کام نہیں چلتا۔ دیکھو صحابہؓ کے درمیان بھی جو لوگ دعا کے زمانہ کے تھے یعنی مکی زندگی کے، جیسی ان کی شان تھی ویسی دوسروں کی نہ تھی۔ حضرت ابوبکرؓ جب ایمان لائے تھے تو انہوں نے کیا دیکھا تھا۔ انہوں نے کوئی نشان نہ دیکھا تھا لیکن وہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور اندرونی حالات کے واقف تھے۔ اس واسطے نبوت کا دعویٰ سنتے ہی ایمان لے آئے۔ اسی طرح میں کہا کرتا ہوں۔ کہ ہمارے دوست اکثر یہاں آیا کریں اور رہا کریں۔ گہرا دوست اور پورا واقف بن جانے سے انسان بہت فائدہ اٹھاتا ہے معجزات اور نشانات سے ایسا فائدہ نہیں ہوتا۔ معجزات سے فرعون کو کیا فائدہ ہوا معجزات کے ہزاروں منکر ہوتے ہیں اخلاق کا منکر کوئی نہیں۔ طالب ہو کر اعلیٰ اور اندرونی حالات کو دریافت کرنا چاہیئے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۱۹-۲۲۰)

قربان کر دیتے ہیں یا یوں سمجھ لو کہ جب وہ کوٹھوں کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیتے ہیں تو تم روحانی مومنوں اور ہیروں کی حفاظت کے لئے اپنی جانوں کو کیوں قربان نہیں کر سکتے۔ اگر تم ایسا کرو اور

اپنی جانیں خدا تعالےٰ کے سپرد کر دو

تو اللہ تعالےٰ تمہیں غیر معمولی ترقی عطا فرمائیگا اور تمہارا قدم ہمیشہ ترقی کی طرف بڑھتا چلا جائیگا۔ قرآن کریم نے نہایت واضح الفاظ میں بتایا ہے کہ جو شخص خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنی جان کی حقیر قربانی پیش کرتا ہے اسے ابدی حیات عطا کی جاتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات بل احیاء و لکن لا تشعرون (بقرہ آیت ۱۵۵)

یعنی جو لوگ میری راہ میں اپنی جان دیتے ہیں تم انہیں مردہ مت کہو وہ لوگ ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں لیکن تم سمجھتے نہیں۔ گویا خدا ان کے لئے مردہ کا لفظ بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ وہ اس کی غیرت کہتی ہے کہ جن لوگوں نے میرے راستہ میں جان دی ہے ان کو مردہ کہنا بھی گناہ کی بات ہے۔ مردہ وہ ہیں جو دنیا کے لئے مرے نہ وہ جو خدا کے لئے مرے۔ اور انہوں نے ابدی حیات پائی۔ اب دیکھو یہ

خدا تعالےٰ کی کتنی غیرت ہے

کہ وہ ان کے لئے مردہ کا لفظ بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ وہ کہتا ہے میرا بندہ کمزور تھا اور اسے صرف مرنا آتا تھا۔ اس نے مر کر دکھا دیا مگر مجھے زندہ کرنا آتا ہے اس لئے اب میرا فرض ہے کہ میں اسے ابدالآباد کے لئے زندہ رکھوں۔ پس ہماری جماعت کے ہر چھوٹے اور بڑے نوجوان اور بوڑھے کو اس مقام پر کھڑا ہو جانا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں مرنا ہی سب سے بڑی سعادت ہے۔ جب کوئی شخص

اس یقین سے لبریز ہو جاتا ہے

تو اس کی ساری کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں اور اس کے اندر اتنی قوت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں سے بھی ٹکر لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ پس

سب سے پہلی چیز

جو دینی جماعتوں کی ترقی کے لئے ضروری ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ انہیں اپنے مقصد عالی کے متعلق پورا پورا یقین ہو۔ جب کسی قوم کو یہ یقین حاصل ہو جائے اس کا رعب دوسروں پر چھا جاتا ہے اور وہ اس سے ڈرنے لگ جاتے ہیں۔

ہمارے سامنے

صحابہؓ کی ایک مثال

موجود ہے۔ ایک دفعہ ایک یہودی جس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ قرض لیا تھا اور پھر آپؐ نے اسے ادا بھی کر دیا تھا آپؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ آپؐ نے مجھ سے کچھ قرض لیا تھا جو ابھی تک ادا نہیں کیا۔ آپؐ نے فرمایا وہ تو میں نے ادا کر دیا ہوا ہے۔ یہودی کو تو یہ خیال تھا کہ خواہ میں اپنا قرض واپس لے چکا ہوں مگر جب میں لوگوں کے سامنے آپؐ سے پھر مانگوں گا تو اس وجہ سے کہ قرض کی واپسی کے وقت کوئی گواہ موجود نہ تھا۔ آپ گھبرا کر دوبارہ مجھے روپیہ دے دیں گے۔ مگر آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہارا قرض واپس کر دیا تھا۔ اس نے پھر اصرار کیا اور کہا کہ آپ کو یاد نہیں رہا۔ میرا قرض آپ نے ابھی تک واپس نہیں کیا۔ اس پر ایک صحابی کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے قرض ادا کر دیا ہوا ہے۔ اس سے یہودی ڈر گیا اور کہنے لگا ہاں اب مجھے یاد آ گیا ہے کہ آپ نے قرض واپس کر دیا تھا۔ جب یہودی چلا گیا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس صحابیؓ سے فرمایا

مجھے تو یہی یاد پڑتا ہے

کہ جب میں نے اس کا قرض واپس کیا تھا تو ہم دونوں کے سوا اور کوئی آدمی پاس نہ تھا۔ تم نے کیسے گواہی دے دی۔ اس صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہر روز ہمیں فرماتے ہیں کہ آج خدا تعالےٰ نے مجھے یہ کہا اور آج یہ کہا اور ہم دیکھتے ہیں کہ آپؐ کی ہر بات سچی ہوتی ہے تو جب آپ یہ فرما رہے تھے کہ میں نے قرض ادا کر دیا ہے تو میں اس بات کو کیوں سچ یقین نہ کرتا۔ پس جب صحابہؓ کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اتنا یقین تھا جو ایک بشر تھے تو جب خدا تعالےٰ ہم سے کہتا ہے کہ تم مرو گے نہیں تو ہمیں کیوں نہ یقین آئے گا۔ ہمیں تو خدا تعالےٰ پر بہت زیادہ یقین ہونا چاہیئے اور ہمیں سمجھ لینا چاہیئے کہ جس دن ہم اس رنگ میں اپنی قربانیاں خدا تعالےٰ کے حضور پیش کر دیں گے ہماری جماعت خدا تعالےٰ کے فضل سے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرنے لگ جائے گی۔

(باقی)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے راجہ غلام حسین صاحب ایکسائز انسپکٹر حضرو منڈی کو لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود بچہ خاکسار (انسپکٹر وقف جدید) (میاں چنوں لاہور) کا نواسہ ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور دین کا خادم بنائے۔ آمین۔ نیز میری بچی کیمبل پور ہسپتال میں بیمار ہے اس کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

(میاں محمد یعقوب حال کیمبل پور)

اطال اللہ بقاءہٗ

سیدنا حضرت مصلح الموعود کا تازہ ارشاد

حضور نے حال ہی میں اپنے ایک تازہ ارشاد میں الفضل کے متعلق احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

"احباب جماعت کو یہ بھی چاہیئے کہ دو دو چار چار دوست مل کر مشترکہ طور پر الفضل کے خریدار بنیں تا کہ الفضل میں شائع ہونے والے مضامین سے فائدہ اٹھا سکیں جو ایمان کی تازگی کا موجب ہوتے ہیں"

صیغہ الفضل ایسے مخلصین کا منتظر ہے جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد پر عمل کرنے کے لئے آگے بڑھتے ہیں۔

سستی دکھانے والوں کو انتباہ

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں یہ تاکید کرتا ہوں کہ تم کو ہرگز سست نہ ہونا چاہیئے۔ ایک دن کی سستی بعض اوقات ایمان کے ضائع ہو جانے کا باعث ہو جاتی ہے۔ اور ذرہ سی بے قدری سلب نعمت کا باعث بن جاتی ہے۔ پس ایمان کا پودا سب سے زیادہ نازک پودا ہے۔ اگر اس کے متعلق سستی کی جائے تو فوراً مرجھا جاتا ہے۔

پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ایمان کی حفاظت میں سستی نہ کرو۔ وہ جماعتیں جو کل کام کرتی تھیں اور آج نہیں کرتیں۔ وہ شخص جو ایک وقت کام کرتا تھا اور دوسرے وقت اس نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ وہ پہاڑ سے نیچے گر رہا اور خدا سے دور جا رہا ہے۔ پس ان کو ڈرنا چاہیئے"

جو دوست ابھی تک اپنے وعدہ تحریک جدید سال ۲۷ / ۱۷ کی طرف توجہ نہیں فرما سکے۔ وہ اب عملی قدم اٹھا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کی ہمشیرہ اقبال بیگم دو ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے اور کھوکھر ڈیانوالہ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (محمد دین خالد کھوکھر ڈیانوالہ ضلع لائلپور)

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر

"الفضل" کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا

حسب معمول انشاء اللہ اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر الفضل کا ایک ضخیم و دیدہ زیب اور باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا جو نہایت قیمتی اور بلند پایہ دینی مضامین پر مشتمل ہوگا۔

جماعت کے تمام اہل علم و اہل قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین ارسال فرما کر ادارہ الفضل کی قلمی معاونت فرمائیں۔

مشتہرین کو بھی جلد سے جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوانے چاہئیں۔ تاخیر سے آنے والے اشتہار ممکن ہے جگہ حاصل نہ کرسکیں

انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کی نہایت کامیاب بارھویں سالانہ کانفرنس

کانفرنس کی بعض اہم خصوصیات احباب جماعت کی قابل رشک قربانیاں

(از مکرم میاں عبد الحی صاحب بوساطت وکالت تبشیر ربوہ)

(۴)

اسی طرح سے مکرم و محترم جناب مولوی ابوبکر صاحب ایوب نے کانفرنس کے بعد جاکرتا میں سب سے پہلے خطبہ جمعہ میں ہی علاوہ اور امور کے مندرجہ ذیل فقرات کہے:۔

"ہزاروں سکول بنا کر ہزاروں ہسپتال بنا کر اور کتب چھپوانے پر خرچ کرنے سے اتنا فائدہ ہمیں نہیں ہو سکتا تھا۔ جتنا کہ سالانہ کانفرنس سے ہوتا ہے اور ہوا ہے بالخصوص پوروو کرتو کی کانفرنس نے تو میرے ایمان کو اور بھی بڑھا دیا ہے اور یہ یقین پیدا ہو گیا ہے کہ کانفرنس کو جو فائدہ اندرونی اور بیرونی لحاظ سے ایک لاکھ روپیہ سے ہوا ہے۔ وہ کروڑوں روپیہ کے خرچ سے دیگر ذرائع سے نہیں ہو سکتا تھا......

یہ الٰہی نصرت۔ یہ الٰہی رحمت یہ الٰہی برکات۔ کہاں دوسری باتوں سے مل سکتی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

اب خاکسار اس کانفرنس کی بعض خصوصیات کا ذکر کرتا ہے

۱۔ ہر کانفرنس کے موقعہ پر دار استقبال پر قطعات آویزاں کئے جاتے ہیں اور موٹے الفاظ میں کانفرنس کا ذکر ہوتا ہے۔ لیکن اس دفعہ ان قطعات میں سے ہر قطعے پر علیحدہ علیحدہ کلمات لکھے گئے تھے۔ جن کا تعلق تقاریر کے مضامین اور دوسرے اسلامی امور سے تھا۔

۲۔ اس دفعہ باقاعدہ پریس کانفرنس کی گئی۔

۳۔ اس دفعہ بھی کھانا پکانے وغیرہ کا انتظام حسب دستور لجنہ اماء اللہ کے سپرد ہی تھا۔ روزانہ کم از کم گیارہ بارہ صد افراد کے لئے تین وقت کھانے کا انتظام نہایت ہی تسلی بخش طور پر انہوں نے سرانجام دیا اور عین وقت پر سب کو کھانا مہیا کیا جاتا رہا۔

۴۔ اس دفعہ پہلی بار تقسیم خوراک کے لئے قادیان اور ربوہ کا سسٹم جاری کیا گیا۔ اس کام میں علاوہ مستورات کے جناب حسن احیار مادی صاحب نے انتھک محنت کی اور انہیں کی شبانہ روز محنت کا یہ نتیجہ تھا کہ باوجود مشکلات کے اس تجربے میں کافی کامیابی ہوئی کام کرنے والے تو کئی ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی ایک بڑی خصوصیت نمایاں ہے اور وہ یہ کہ باوجود ضعیف العمری کمزوری اور بیماری کے کبھی اس امر کا اظہار نہیں کیا۔ کہ میں تھک گیا ہوں بلکہ آخر تک ہنستے ہنستے سارے کام سرانجام دئے ان کی موجودہ حالت کو دیکھ کر یقین نہیں آتا کہ یہ شخص سابقہ زمانے میں سرکاری عہدے پر فائز رہا ہے۔ اسی طرح مکرم حمید احمد سوکارجو صاحب آف جاکرتا ہر وقت اور ہر لمحہ پر ہر ایک خدمت بجالاتے رہے۔ اور ان کے چہرہ پر ہر وقت خوشی کے آثار و تبسم ہی دکھائی دیئے فجزاہم اللہ احسن الجزاء

۵۔ اس دفعہ مہمانوں کی آمد سے قبل آنے والوں کی تعداد کا اندازہ کر کے مختلف جماعتوں کے لئے کمرے متعین کر دیئے گئے تھے۔ اور خدا کے فضل سے یہ انتظام کافی حد تک کامیاب رہا۔ اس کی ایک وجہ جگہ کی فراخی بھی تھی۔

۶۔ اس دفعہ مستورات کو پوری کی پوری ایک عمارت مل گئی

۷۔ اس دفعہ جلسہ گاہ وسیع تھی اور نہ صرف نمائندگان بلکہ جماعتوں کے غیر نمائندگان مہمان بھی سوائے محدودے چند کے اجلاسوں میں شامل ہوتے رہے۔

۸۔ اس دفعہ بعض افراد نے چائے وغیرہ کی دوکانیں کھولی ہوئی تھیں۔ جس کا فائدہ یہ تھا کہ کانفرنس میں شامل ہونے والوں کو جلسہ سے باہر جا کر چائے وغیرہ کی تلاش کی ضرورت نہ تھی۔ اس طرح وہ اپنے وقت کو اجلاسوں میں شرکت کے لئے بچا سکے۔

۹۔ کیونکہ جلسہ گاہ کے قریب ایک چھوٹا دریا تھا۔ اس لئے غسل اور وضو وغیرہ کے لئے احباب کو پانی کی بہت آسانی تھی۔

۱۰۔ اس دفعہ سارے کے سارے مہمان ایک ہی وسیع جگہ میں سمائے ہوئے تھے اور اس قدر وسیع احاطہ ہمارے استعمال کے لئے میسر تھا اسی احاطہ میں اجلاس کے لئے بھی پنڈال لگائے ہوئے تھے اسی کے ایک کنارہ پر [illegible]

[illegible] ولنگر کا انتظام تھا اور نمائش کا بھی انتظام ایک کشادہ ہال میں تھا۔ باجماعت نمازیں ادا کرنے کے لئے بھی انتظام موجود تھا۔

۱۱۔ اس دفعہ پہلی مرتبہ جناب پریذیڈنٹ سوکارنو صاحب نے ہماری سالانہ کانفرنس کے موقع پر بذریعہ تار اپنا پیغام بھجوایا اور ری سیپشن میں نہ آ سکنے کی معذرت کی اور جماعت کو کانفرنس پر مبارکباد پیش کی اور کامیابی کے لئے دعائیہ فقرات سے اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا۔

۱۲۔ ریلوے حکام نے جاکرتا اور بانڈونگ سے پانچ ڈبے سپیشل کانفرنس میں شمولیت اختیار کرنے والوں کے لئے چلا کر سفر کی کئی صعوبتوں سے احباب کو بچایا اور اسی طرح واپسی کے سفر کے لئے بھی سپیشل ڈبے مہیا کر کے ہمارے لئے سفر کو آسان کر دیا۔ نہ صرف سپیشل ڈبے مہیا کرنے کی سہولت ہی ریلوے حکام نے ہمارے لئے پیدا کی بلکہ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں شامل ہونے والوں کو یہ رعایت بھی دی کہ جلسہ میں شامل ہونے والے تمام مسافر ایک طرف کا پورا کرایہ اور واپسی کا نصف کرایہ ادا کر سکتے ہیں۔ ریلوے کے حکام اپنے اس حسن سلوک سے ہمارے خاص شکریہ اور دعاؤں کے مستحق ہیں۔

۱۳۔ وزارت تعلیم کے افسران گورنمنٹ اور نارمل سکول کے پرنسپل گورنمنٹ ہائی سکول۔ گورنمنٹ مڈل سکول سے وو دوم کے ہیڈ ماسٹر صاحبان نے عالیشان عمارات ہمارے جلسہ کی ضروریات رہائش و اجلاس وغیرہ کے لئے عاریۃً دیں۔ ان سب کی نیکی اور حسن سلوک کے ہم شکر گزار اور دعا گو ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

احباب جماعت کی قابل رشک قربانیاں اور نصرت الٰہی!

کانگرس کی ہماری امیدوں سے بڑھ کر [illegible]

حکومت انڈونیشیا کے چھوٹے افسر سے لے کر صدر حکومت تک کے ہمدردانہ رویہ اور ہمدردی کا نقشہ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل اور سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کے عاشق و خلیفہ برحق حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت کا نتیجہ ہے۔

جب کانگرس کی انتظامیہ کمیٹی کی طرف سے ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ کے اخراجات کا بجٹ پیش ہوا تو اس میں بہتیری کاٹ چھانٹ کرنے کے بعد ایک لاکھ بیالیس ہزار اخراجات کا بجٹ منظور کیا گیا۔ اس کے بالمقابل کانگرس فنڈ میں جون کے آخر تک آمدنی کا اندازہ صرف اسی ہزار روپیہ تھا۔ گویا ۶۲ ہزار روپیہ کی کمی ہمارے سامنے تھی۔ ایک بلیٹن کے ذریعہ اس کمی کا ذکر کرتے ہوئے تحریک کی گئی کہ یہ کمی احباب پوری کریں جو در اصل ایک سرسری تحریک اور اطلاع ہی تھی۔ بالعموم اس قدر رقم کے پیدا کرنے کے لئے کافی پرزور تحریکیں کرنے اور خاص وفود کی ضرورت پڑا کرتی ہے مکرم رئیس التبلیغ صاحب امسال ابتداً جون سے صاحب فراش تھے وہ بھی کسی کے پاس نہ جا سکتے تھے اور نہ ہی پرزور تحریک بذریعہ خطوط کر سکے۔ جیسا کہ گذشتہ سالوں میں ہوتا رہا ہے۔

مکرم رئیس التبلیغ صاحب نے نہایت سرسری طور پر بعض احباب سے اشارۃً اس کا ذکر کیا۔ اور اسی طرح بعض کو اتفاقاً پیغام بھی بھجوائے۔ لیکن اس طور پر ذکر کرنا یا مذکورہ بالا کے اتفاقاً پیغام وغیرہ کی حقیقت کوئی خاص تحریک کا رنگ نہ رکھتی تھی۔ اس لئے منتظمین کانگرس وعہدہ داران جماعت کے لئے یہ بھی ایک نہایت اہم سوال قابل حل رہا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم نے احباب جماعت کے اندر اسلام کی خدمت کے لئے ایک ایسی روح پھونک دی ہوئی ہے۔ کہ جب کبھی بھی جماعت کی ضروریات کے لئے خواہ کتنی ہی معمولی رنگ میں کوئی تحریک ہوئی ہے مخلص احباب نے اسے اپنے لئے ایک غنیمت اور خدمت کا سنہری موقع تصور کرتے ہوئے ہمیشہ اخلاص کا قابل رشک نمونہ پیش کیا ہے اب کی دفعہ بھی اس روح کا مشاہدہ ہماری آنکھوں کے سامنے آ کر باعث ازدیاد ایمان ہوا۔

کانگرس کے شروع ہونے سے ایک روز قبل صرف سات آٹھ احباب کی طرف سے ۷۵ ہزار کی رقم مل چکی تھی اور اسکے بعد کم از کم دس ہزار اور کانگرس کے ختم ہونے کے بعد آ گئی۔

اس ضمن میں بغرض دعا بعض احباب کے نام کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے جنہوں نے اس کار خیر میں نہایت اخلاص و قابل رشک

(باقی صفحہ پر)

معلم وقف جدید کیا کرتے ہیں

وقف جدید کے ایک معلم کے بارہ میں ایک امیر صاحب ضلع تحریر فرماتے ہیں:

”خدا کے فضل اور رحم سے جماعتہائے احمدیہ ضلع ... کے تربیتی جلسے نہایت کامیاب رہے۔ ان جلسوں کی روح رواں اور جاذبیت ...... (معلم وقف جدید) تھے جنہوں نے کمال جانفشانی سے کام کیا اور جماعتوں میں بیداری کی روح پھونک دی اور نظم و نثر میں زندگی آفرین پیغام پہنچایا۔“

احباب جماعت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری کردہ اس مبارک اہم بنیادی تحریک کو کامیاب بنا کر ثواب دارین سے حصہ پائیں۔

آپ کے تعاون کی شدید ضرورت ہے۔ معلمین کا معیار اور تعداد بڑھانے کے لئے ضروری ہے کہ مالی قربانی کے علاوہ مخلص زندہ دل علم دین سے ضروری واقفیت رکھنے والے احباب اپنے آپ کو وقف کریں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

عظیم الشان دور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:

”دوست اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ موجودہ دور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دور ہے۔ یہ بھی ایک عظیم الشان دور ہے اور اس کے کاموں کا اثر قیامت تک رہنے والا ہے اس لئے جو شخص آج اس دور کے کسی اہم کام میں حصہ لیتا ہے اور اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق قربانی کرتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے بہت بڑا اجر پانے کا مستحق ہے“

جو دوست ابھی تک اپنا وعدہ تحریک جدید ادا نہیں کر سکے وہ غور فرمائیں اور آگے بڑھ کر اجر عظیم حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے صدقہ جاریہ میں حصہ لینے والے مخلصین

سیدنا حضرت اقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

نمبر	نام	رقم
۵۱۴	احباب جماعت احمدیہ چک ۱۹۶ مراد بذریعہ مکرم غلام قاسم صاحب	۸-۰۰
۵۱۵	مکرم عبداللہ خان صاحب دکاندار دوالمیال ضلع جہلم	۵-۰۰
۵۱۶	" ملک ممتاز احمد صاحب " "	۱۰-۰۰
۵۱۷	" عبداللطیف صاحب ۲/۲ پاکستان کالونی کراچی	۱۰-۰۰
۵۱۸	" محمد حسین صاحب درکھانہ ریلوے اسٹیشن ضلع ملتان	۸-۷۵
۵۱۹	" عبدالمجید صاحب عارف گڑھی شاہو لاہور	۵-۰۰
۵۲۰	" عبدالرحیم صاحب کاٹھگڑھی ملتان شہر	۵-۰۰
۵۲۱	احباب جماعت احمدیہ کیمبل پور بذریعہ مکرم عبدالرحمن صاحب	۸-۰۰
۵۲۲	احباب جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبدالرحمن صاحب	۴۹-۰۰
۵۲۳	مکرم ملک محمود احمد خان صاحب جنگ کوٹڑی اسٹیشن	۲۰-۰۰
۵۲۴	احباب جماعت احمدیہ ... ضلع جھنگ بذریعہ مکرم محمد عبداللہ صاحب	۱۲-۰۰
۵۲۵	مکرم سید علی اکبر صاحب باندھی ضلع نواب شاہ سندھ	۲۵-۰۰
۵۲۶	" عبدالستار صاحب " "	۱۰-۰۰
۵۲۷	احباب جماعت احمدیہ بہاول نگر بذریعہ مکرم ملک دوست محمد صاحب	۹-۰۰
۵۲۸	احباب جماعت احمدیہ نیلا گنبد لاہور بذریعہ مکرم میاں محمد یحییٰ صاحب	۱۴-۶۰
۵۲۹	احباب جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ بذریعہ ملک محمود احمد صاحب	۱۹-۲۵
۵۳۰	مکرم صوفی خدابخش صاحب ربوہ انسپکٹر وقف جدید	۱۹-۰۰
۵۳۱	دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	۱۱-۰۰
۵۳۲	احباب جماعت احمدیہ چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ بذریعہ مکرم محمد ابراہیم صاحب	۱۴-۰۰
۵۳۳	مکرم سردار عبدالغفار صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ	۵-۰۰
۵۳۴	محترمہ زبیدہ مریم صاحبہ نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ	۴-۰۰

صدر انجمن احمدیہ کے اعلانات

تعلیم الاسلام ہائر سکنڈری سکول گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ)

رعایت فیس اور خرید کتب میں حصہ لینے والے احباب

مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۶۱ء کو سیالکوٹ میں زیر صدارت محترم بابو قاسم دین صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ امراء صاحبان اور پریذیڈنٹ صاحبان حلقہ جات کا اجلاس ہوا۔ اس میں خاکسار کی تحریک پر جن دوستوں نے گھٹیالیاں کالج کے طلباء کے لئے خرید کتب اور رعایتی فیس میں حصہ لینے کا اعلان کیا۔ اور اپنے وعدہ جات لکھائے۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:-

۱۔ چوہدری محمد اسلم صاحب کاہلوں — ۲۰/- روپے ماہوار (وعدہ)
۲۔ چوہدری عبدالغنی صاحب ٹھروہ — ۱۰۰/- روپے (وعدہ) یکمشت
۳۔ خواجہ محمد امین صاحب سمبڑیال — ۱۰۰/- روپے یکمشت (وعدہ)
۴۔ مبشر احمد صاحب طاہر متجاب والد مرحوم میر محمد ابراہیم صاحب پسرور — ۱۰۰/- روپے یکمشت (وعدہ)
۵۔ چوہدری غلام نبی صاحب رائے پور — ۵۰/- " وعدہ
۶۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب دھرگ تحصیل نارووال — ۱۰۰/- روپے سالانہ (وعدہ)
۷۔ ڈاکٹر غلام محمد صاحب حق معلم وقف جدید ۵/- روپے نقد

ان احباب کی خدمت میں یہ گذارش ہے کہ بغیر ہماری طرف سے یاددہانی کے خود ہی وہ اپنے وعدہ جات پورے فرما دیں۔ ہمارے پاس عملہ مختصر ہے اور طویل خط و کتابت کا زمانہ بھی نہیں۔ البتہ جن دوستوں نے ماہوار یا سالانہ اس تعلیمی جہاد میں حصہ لینے کا ارادہ ظاہر فرمایا ہے۔ ان سے خط و کتابت جاری رہے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

پرنسپل ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ)

لغویات سے اعراض

قرآن کریم میں مومنوں کی صفات میں سے ایک یہ صفت بھی لکھی ہے۔ والذین ھم عن اللغو معرضون۔ کہ وہ لغویات سے اعراض کرتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت کے ماتحت حقہ نوشی کو لغو قرار دیا ہے۔ اور احباب کو تلقین کی ہے کہ اس لغو فعل کو چھوڑ دیں۔ چنانچہ اس تحریک کے ماتحت احباب جماعت حقہ چھوڑتے رہتے ہیں حال ہی میں نظارت اصلاح و ارشاد کو رپورٹ ملی ہے کہ مولوی مہر دین صاحب معلم وقف جدید کی تحریک پر (۱) رحمت بی بی صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ اور رشیدہ بی بی صاحبہ ساکنان چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائلپور نے حقہ پینا چھوڑ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

ضروری اعلان

نظارت بیت المال کی طرف سے مکرم قریشی محمد نذیر صاحب۔ ملتانی (فاضل) سابق مربی و پروفیسر جامعہ احمدیہ کو ماہ ستمبر ۱۹۶۱ء سے بطور انسپکٹر بیت المال لگایا گیا ہے۔ آپ متفرق جماعتہائے احمدیہ کا معائنہ کریں گے۔ جملہ عہدہ داران ان سے تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر بیت المال)

نماز باجماعت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:-

”جماعت کی نماز تم میں سے کسی کی تنہا نماز سے پچیس درجے زیادہ ہے۔ اور رات اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔“

پھر حضرت ابوہریرہؓ نے کہا۔ اگر چاہو۔ تو پڑھ لو۔ ان قرآن الفجر کان مشھودا (یعنی بے شک صبح کی نماز فرشتوں کے حاضر ہونے کا وقت ہے)۔

(تجرید بخاری حصہ اول صفحہ ۱۶۰) (قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

گھانا کے صدر نکرومہ اور دوسرے وزراء کو قتل کرنے کی سازش

حزب مخالف کے پچاس ارکان گرفتار کر لئے گئے۔ خفیہ اور خطرناک سرگرمیوں کا الزام

عکرہ ۵ر اکتوبر۔ حکومت گھانا نے کل صدر نکرومہ اور دیگر وزیروں کو قتل کرنے کی سازش کے الزام میں پچاس افراد کی گرفتاری کا حکم جاری کیا۔ ان میں حزب اختلاف کے لیڈر بھی شامل ہیں۔ حزب اختلاف کے جن لیڈروں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ان میں برطانیہ کے سابق وزیر خزانہ سرسٹیفورڈ کرپس کا داماد بھی شامل ہے۔ ۱۰ اسے عکرہ سے چالیس میل دور ایک جیل میں پہنچا دیا گیا ہے۔

کل رات ایک سرکاری اعلان میں بعض افراد پر خفیہ اور خطرناک سرگرمیوں کا الزام لگایا گیا ہے۔ ان میں تشدد کی کارروائیاں۔ خفیہ اجلاس صدر اور حکومت کے بعض ارکان کو ہلاک کرنے کے سلسلہ میں خفیہ حلف۔ ہڑتالیں۔ تخریب اور تالا بندی شامل ہے۔ سرکاری اعلان میں ان افراد پر معاندانہ اور بے بنیاد افواہیں پھیلانے کا الزام بھی لگایا گیا ہے۔ پولیس نے ان خبروں کی تصدیق کر دی ہے۔ کہ حزب اختلاف کے لیڈروں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں مزید کچھ کہنے سے انکار کر دیا گیا ہے۔ سرکاری اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ گرفتار ہونے والے افراد عوام کو گمراہ کرنے اور ملک میں انتشار اور طوائف الملوکی پھیلانے کی کوشش کر رہے تھے۔ حکومت خاموش تماشائی بن کر نہیں رہ سکتی تھی۔

پاکستان کیلئے سویڈن کی امداد

کراچی ۵ اکتوبر۔ کراچی میں کل سویڈن اور پاکستان کے درمیان تین معاہدوں پر دستخط ہوئے ہیں۔ ان معاہدوں کے تحت سویڈن پاکستان کو دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کے دوران خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام پر مدد دینے کے لئے سامان اور ماہر مہیا کرے گا۔ مشرقی پاکستان کے دو چھوٹے ساحلی شہروں میں بجلی پہنچانے کے انتظام میں مدد دینے کا سمجھوتہ بھی ان معاہدوں میں شامل ہے۔

مکان گرنے سے چار افراد ہلاک

سکھر ۵ر اکتوبر کل صبح ایک مکان گرنے سے ایک خاندان کے چار افراد ہلاک ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں ایک بچہ بھی تھا۔ جس کی عمر صرف چودہ روز تھی بیان کیا جاتا ہے کہ کل صبح سکھر میں ایک دو منزلہ عمارت کا ایک حصہ گرنے سے رمضان علی عمر ۳۰ سال اس کی بیوی روشن آرا اور دو بچے مکان کے ملبے میں دب گئے۔ حادثہ کی اطلاع ملنے پر پولیس خوجا جماعت اور میمن انجمن کے ارکان فوراً موقعہ پر پہنچ گئے۔

انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کی نہایت کامیاب بارھویں سالانہ کانفرنس

(بقیہ صفحہ ۵)

قربانی کا نمونہ پیش کیا ہے یعنی:۔

	نام	رقم
۱	مکرم مورتو صاحب	دس ہزار روپیہ
۲	〃 سلیمان مختار 〃	بیس ہزار 〃
۳	〃 زین العزیز صاحب	دس ہزار 〃
۴	〃 محمد الحبشی صاحب	دس ہزار 〃
۵	〃 عزیز بیا صاحب	دس ہزار 〃
۶	〃 داستان صاحب	دو ہزار 〃
۷	〃 رادین احمد صاحب	دو ہزار 〃
۸	〃 رستم صاحب	اڑھائی ہزار 〃
۹	〃 ناسوتیون صاحب	دو ہزار 〃
۱۰	〃 سوتو صاحب	آٹھ ہزار 〃

بالآخر ملتمس ہوں کہ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت ان احباب کے لئے خاص طور پر دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اور اسی طرح تمام منتظمین جماعت و مبلغین سلسلہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی رضا کے ماتحت بہترین رنگ میں سب کو خدمت دین کی توفیق عطا فرمادے اور انڈونیشیا کے تمام احمدی احباب کو روحانی و جسمانی ترقیات سے متمتع فرمادے۔ اور انڈونیشین قوم کو جوق در جوق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خاکسار طالب دعا

— عبدالحی —

وی پی بھجوائے جا رہے ہیں

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت اخبار اکتوبر میں ختم ہو رہی ہے اور ان کو وی پی کئے جا رہے ہیں۔ براہ کرم وصول فرما کر مشکور فرمائیں۔ نیز جن احباب کے ارشاد پر وی پی نہیں کئے جا رہے وہ بھی ازراہ کرم بذریعہ منی آرڈر دس یوم تک رقم ارسال فرمائیں تاکہ اخبار جاری رکھا جا سکے۔ علاوہ ازیں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل ہونے میں تاخیر ہو جائے گی۔ (مینیجر الفضل)

چٹ نمبر — نام و پتہ	تاریخ اختتام
۳۵۸۷ - پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شہزادہ ضلع سیالکوٹ	۱۷ ۱۰/۶۱
۱۲۶۴ - سید بدرالدین احمد صاحب ٹوٹی روڈ بھارت	۶ ۱۱/۶۱
۱۹۸۱ - سید اعجاز احمد صاحب کلور ملز جڑانوالہ	۱۷ ۱۰/۶۱
۳۵۸۸ - محترمہ طاہرہ کلثوم صاحبہ المنادیہ ہوسٹل لاہور	۱۸ 〃
۳۵۸۹ - ایم اے سیال صاحب مانسہرہ ضلع ہزارہ	〃
۳۸۸۴ - کرنل عبدالحی صاحب وحدت کالونی ملتان	〃
۱۸۸۳ - مینیجر صاحب لطیف نگر فارم ضلع تھرپارکر	〃
۳۰۴ - مسٹری فضل دین صاحب منڈی ڈھاباں سنگھ ضلع شیخوپورہ	۱۹ ۱۰/۶۱
۶۶۰ - صوفی محمد اسمٰعیل صاحب چک ۲۷۳ R-B ضلع لائلپور	۱۴ ۹/۶۱
۳۵۰۶ - محمد اکرام انور صاحب صدر بازار ملتان چھاؤنی	۱۹ ۱۰/۶۱
۷۳ - مسز اے ملک صاحب ماڈل ٹاؤن - لاہور	۲۰ 〃
۱۱۲۱ - شمشاد الدین صاحب کلکتہ ۱۷ ہندوستان	〃
۱۳۰۲ - سید اعجاز احمد صاحب P-5 براہمن باریا (E-P-0-1-0)	۲۱ ۱۰/۶۱
۲۰۴ - چوہدری اللہ بخش صاحب خانپور جنکشن بہاولپور	〃
۲۷۲۳ - پرنسپل انور صاحب کراچی ۳	〃
۲۳۲۴ - ڈاکٹر محمد لطیف صاحب راجپور ناند انڈیا	۲۰ ۱۰/۶۱
۱۸۹۲ - سید غلام احمد صاحب نثار گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ	۲۱ ۱۰/۶۱
۲۶۲۱ - غلام رسول صاحب بھروتی شریف ضلع گیا ۵ - انڈیا	۱۵ ۹/۶۱
۲۳۰۱ - مرزا وکہ بیگم صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۱ ۱۰/۶۱
۳۸۴۵ - بیگم محمد افضل صاحب مخدوم سمن آباد لاہور	〃
۲۷۲۳ - سید میر علیشاہ صاحب منڈی ڈھاباں سنگھ ضلع شیخوپورہ	۲۲ ۹/۶۱
۳۹۸۹ - میاں حبیب الدین صاحب تلونڈی سوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ	۲۱ ۱۰/۶۱

چٹ نمبر — نام و پتہ	تاریخ اختتام
۳۲۲۴ - چوہدری محمد اسحٰق صاحب چک ۵۹۱ گ ب ضلع لائلپور	۲۰ ۱۰/۶۱
۲۶۰ - ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کراچی ۱۱	۱۴ ۹/۶۱
۳۲۵ - چوہدری رحمت خانصاحب دھریکے کلاں ضلع گجرات	۲۳ ۱۰/۶۱
۱۹۶۶ - عبدالرحمٰن صاحب میانوالی	۲۲ ۷/۶۱
۲۵۱۰ - غلام مصطفیٰ صاحب نصرت آباد ضلع تھرپارکر	۲۳ ۱۰/۶۱
۳۷۳۹ - ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ساجد سرہاڑی ضلع سانگھڑ	۲۳ ۱۰/۶۱
۳۷۴۰ - محمد ارشاد صاحب الفیصل کالج - لاہور -	۲۳ 〃
۳۸۴۷ - مبارک احمد صاحب بخش خاں ضلع بہاولنگر	۲۳ ۱۰/۶۱
۳۸۵۱ - حافظ عبدالحکیم صاحب دادو	۲۴ ۱۰/۶۱
۳۸۵۳ - سید محمد لطیف صاحب چک قاضیاں ضلع سیالکوٹ	〃
۳۸۵۴ - چوہدری عبدالغفور صاحب قادیان (انڈیا)	〃
۳۸۵۵ - چوہدری رحمت علی صاحب فیروزہ ضلع رحیم یارخاں	۲۵ ۱۰/۶۱
۳۰۰۰ - رسالدار غلام محمد صاحب چک ۹/۱۷ ضلع بہاولنگر	〃
۲۶۹۹ - مکرم فیروز خانصاحب چک ۱۶۸ مراد بہاولپور ڈویژن	〃
۲۸۴۶ - سید محمود احمد شاہ صاحب الٰہی بخش کالونی کراچی ۵	۲۵ ۱۰/۶۱
۲۸۴۷ - چوہدری محمد حسین صاحب خانکی ہیڈ ضلع گوجرانوالہ	〃
۲۶۱۴ - مرزا عبدالحکیم صاحب کراچی	〃
۱۳۵ - مکرم غلام احمد صاحب بسرا چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا	〃
۴۱۰ - میسرز بڈا برادرز نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ	۲۴ ۱۰/۶۱
۹۲ - چوہدری مختار احمد خانصاحب رشید آباد فارم ضلع نوابشاہ	۲۶ ۱۰/۶۱
۴۴۵ - چوہدری شریف احمد صاحب منصور آباد ضلع تھرپارکر	۲۷ ۱۰/۶۱
۲۷۰۳ - پیر محمد یوسف صاحب چک ۲۷۹ ج ب ضلع لائلپور	۱۶ ۱۰/۶۱
۲۸۶۰ - شیخ محمد نعیم صاحب امجد ماڈل ٹاؤن بہاولپور	۲۶ ۱۰/۶۱
۳۰۶۳ - انوار اللہ صاحب انصاری لالوکھیت کراچی	۲۸ ۱۰/۶۱
۳۰۲۹ - سید محمد یوسف صاحب بھلا ضلع گجرات	۲۸ ۱۰/۶۱
۳۰۱۰ - چوہدری ناصر حسین صاحب نشاط آباد ضلع لائلپور	۲۶ ۱۰/۶۱

"نیا آئین جنوری یا فروری ۶۲ء میں نافذ کر دیا جائے گا"

مسٹر بھٹو کا اعلان • عوام کو صحیح نمائندے منتخب کرنے کی تلقین

سکھر ۱۶ر اکتوبر۔ قدرتی وسائل اور معدنیات کے وزیر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ نیا آئین آئندہ جنوری یا فروری میں نافذ ہو جائے گا۔ مسٹر بھٹو نے عوام کو تلقین کی کہ وہ اپنے حق رائے دہندگی کا استعمال خوب سوچ سمجھ کر کریں اور صرف ایسے نمائندوں کو منتخب کریں جو ذاتی مفاد کو عزیز نہ رکھتے ہوں۔ بلکہ ان کے دلوں میں عوام کی بے لوث خدمت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔

انہوں نے متنبہ کیا کہ اگر ووٹ کا استعمال صحیح طریقہ سے نہ کیا گیا اور قومی مفاد اور قومی خدمت کو عزیز رکھنے والے لوگوں کی بجائے غلط قسم کے نمائندے منتخب کئے گئے تو انقلابی دور کے تمام کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا۔ اور یہ بات ملکی مفاد کے منافی ہوگی مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے امید ظاہر کی کہ انقلاب کے باعث عوام کو جو فائدے پہنچے ہیں وہ انہیں ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ قومی وسیلوں کے وزیر نے کہا کہ اکتوبر ۵۸ء کا انقلاب بے مثال تھا۔ اس انقلاب میں کوئی خون نہیں بہا اور اس سے عوام کو بہت سے فائدے حاصل ہوئے۔ مسٹر بھٹو خیرپور ڈویژن کے ایک ہفتہ کے طوفانی دورے پر آئے ہوئے ہیں انہوں نے سکھر میونسپل کمیٹی کے استقبالیہ میں شرکت کے بعد رات کے وقت سکھر کے ایوان صنعت و تجارت کے ڈنر میں شرکت کی۔ ڈنر کا انتظام محمد علی پارک میں کیا گیا تھا۔ جہاں ایوان تجارت کے صدر نے سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے ان کی توجہ سکھر اور نواحی کم ترقی یافتہ علاقوں کی طرف دلائی۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ملک کی مجموعی خوشحالی کا انحصار کم ترقی یافتہ علاقوں کی خوشحالی پر ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ حکومت پس ماندہ علاقوں کی ترقی کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ اور وہ اس کام پر پوری توجہ دے گی۔ آپ نے کہا کہ جس طرح ترقی یافتہ ملکوں کے لئے کم ترقی یافتہ ملکوں کو مدد دینے ہیں اسی طرح زیادہ ترقی یافتہ اور خوشحال طاقتوں کے عوام کو کم ترقی یافتہ علاقوں کے عوام کی مدد کرنی چاہیئے۔

چین اور نیپال میں سرحدی معاہدہ

ہانگ کانگ ۱۶ر اکتوبر چین کے دارالحکومت پیکنگ میں کل کمیونسٹ چین اور نیپال کے درمیان سرحدی معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ اس معاہدہ پر چین کی طرف سے ... [illegible]

نیپال کے شاہ مہندرا نے دستخط کئے۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی نے کہا ہے کہ اس معاہدہ پر دستخط ہو جانے سے تبت سے ملحقہ پانچ سو میل لمبے علاقہ میں چین اور نیپال کی ... [illegible] ... ملکوں کے درمیان

دستخط ہونے کے فوراً بعد یہ معاہدہ نافذ ہو گیا۔ دستخطوں کی تقریب کے بعد پیکنگ کے میئر نے ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے چین اور نیپال کے درمیان سرحدی معاہدوں پر مسرت کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ دونوں ہمسایہ ملکوں کا ایک اہم مسئلہ اطمینان بخش طریقہ سے طے ہو گیا ہے۔

جرمنی پاکستان کو چینی سپلائی کرے گا

باد گوڈ برگ (مغربی جرمنی) ۱۶ر اکتوبر مغربی جرمنی پاکستان کو پچیس ہزار ٹن چینی سپلائی کرے گا۔ اس سلسلہ میں حال ہی میں ایک معاہدہ ہوا ہے۔ پاکستانی اور وفاقی جمہوریہ کی جانب سے بالترتیب سفیر پاکستان مسٹر ایم ایوب اور جرمن ایجنسی کے صدر نے دستخط کئے۔

"غیر جانبدار ملکوں کو مالی امداد نہ دی جائے"۔ امریکی سینیٹر کا مطالبہ

"پنڈت نہرو امداد امریکہ سے لیتے ہیں اور حمایت روس کی کرتے ہیں"

واشنگٹن ۱۶ر اکتوبر ری پبلکن سینیٹر ونسٹن پروٹی نے امریکہ پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے اتحادیوں کے مفادات کا خاص خیال رکھے اور کچھ غیر جانبدار ملکوں کی امداد میں کمی کر دے یا بالکل بند کر دے۔ آپ نے کہا کہ حکومت امریکہ کو اس سلسلہ میں اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی کرنی چاہیئے۔

امریکی سینیٹر نے خارجہ پالیسی سے متعلق اپنی تقریر میں ان ممالک کو امداد دینے کی پالیسی کی مخالفت کی جن کی پالیسی امریکہ کے لئے ضرر رساں ثابت ہو گی۔ آپ نے خاص طور پر بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو پر سخت نکتہ چینی کی اور کہا کہ وہ امریکہ سے بھاری مقدار میں اقتصادی امداد لیتے ہیں لیکن حمایت روس کی کرتے ہیں۔ سینیٹر پروٹی نے ایک درجن سے زائد ایسی مثالیں دی ہیں جن میں بھارت نے اقوام متحدہ میں آزاد دنیا کی حمایت نہیں کی تھی اور یا تو اس نے کمیونسٹ بلاک کے حق میں ووٹ دیا اور یا اس نے رائے شماری میں حصہ ہی نہ لیا آپ نے اس سلسلہ میں اقوام متحدہ میں ان روسی مطالبات سے متعلق بھارتی موقف کا ذکر کیا جن میں امریکہ پر کوریا میں جراثیم استعمال کرنے کے الزام کی تحقیقات اقوام متحدہ میں کمیونسٹ چین کی رکنیت۔ آہنی پردہ کے پیچھے جاسوسی کرنے کے سلسلہ میں امریکہ پر الزامات کوریا میں کمیونسٹوں کا ظلم و ستم (جس سے تیس ہزار افراد ہلاک ہوئے تھے) کمیونسٹ چین کی قبضہ میں امریکی باشندے اور ہنگری میں روسی مداخلت وغیرہ شامل ہیں۔

مسٹر پروٹی نے بتایا کہ امریکہ تین مارچ ۱۹۶۱ء تک چودہ غیر جانبدار ملکوں کو چھ ارب ڈالر امداد دے چکا ہے اس میں سے بھارت کو ایک ارب نوے کروڑ ساٹھ لاکھ ڈالر اور یوگوسلاویہ کو دو ارب آٹھ کروڑ دس لاکھ ڈالر دیئے گئے امریکی سینیٹر نے مزید کہا ہے کہ امریکہ غیر جانبدار ملکوں کی وفاداری حاصل کرنے کے سلسلہ میں جو کوششیں

... کر رہا ہے میں ان سے تنگ آچکا ہوں۔

ضروری اعلان

الفضل کے بعض ایجنٹ صاحبان کی طرف سے شکایت موصول ہوئی ہے کہ ان کو بعض خریداران بل بروقت ادا نہیں کرتے لہذا وہ دفتر کو ادائیگی دیر سے کریں گے۔

بذریعہ اعلان ہذا ایسے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ بل کی رقم ۵ تاریخ تک ادا فرما دیا کریں تاکہ ایجنٹ صاحبان بھی ۱۰ تاریخ تک رقم مرکز میں بھجوا سکیں

(مینیجر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴